دربارِ جہانگیری کے ایک بزرگ عالم شیخ فریدؒ کے نام

حضرت مُجدد الف ثانیؒ کا فکر انگیز مکتوب

اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے بزرگ آباء و اجداد کی راہ پر ثابت قدم رکھے اوّل ان میں سے افضل سردارِ دو جہاں پر اور پھر باقی ماندہ حضرات پر صلوٰۃ و سلام ہو۔

بادشاہ کو دنیا سے وہی تعلق ہوتا ہے جو دل کو جسم سے اگر دل صحیح و سالم ہو تو جسم بھی صحیح و سالم ہوتا ہے اور اگر دل فاسد ہو تو جسم بھی فساد کا شکار ہو جاتا ہے بادشاہ کی اصلاح سے دنیا کی اصلاح اور اس کے بگاڑ سے دنیا کا بگاڑ وابستہ ہوا کرتا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ عہدِ ماضی میں اہلِ اسلام پر کیا کچھ نہیں بیتی۔ گزشتہ ادوار میں اسلام کی غربت اور کسمپرسی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی پھر بھی اہلِ اسلام کی حالت اس سے زیادہ زار و زبوں نہ تھی۔ کہ وہ اپنے دین پر رہتے تھے۔ اور کفار اپنے مذہب پر جیسا کہ آیت کریمہ " لکم دینکم و لی دین " کا مضمون ہے۔ لیکن عہدِ ماضی میں نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ کفار تو اپنے استیلاء اور غلبے کی بدولت دارالاسلام میں کفر کے احکام جاری کرتے تھے اور مسلمان احکام اسلام کے اظہار سے بھی قاصر تھے اظہار کی جرأت کرتے تھے تو قتل کر دیئے جاتے تھے۔ وائے افسوس! اللہ سبحانہٗ و تعالےٰ کے محبوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے والے تو ذلیل و خوار تھے اور ان کے منکر صاحبِ عزت و اعتبار! مسلمان مجروح دلوں کے ساتھ اسلام کے عزادار تھے اور دشمن تمسخر اور استہزاء کر کے ان کے زخموں پر نمک چھڑکتے تھے ہدایت کا آفتاب گمراہی کے پردے میں اور حق کا نور باطل کی تاریکی میں مستور تھا۔

آج کہ دولتِ اسلام کی ترقی میں مانع اسباب کے زوال اور بادشاہِ اسلام کی تخت نشینی کی خوش خبری ہر خاص و عام کو پہنچی اہلِ اسلام نے ضروری سمجھا کہ بادشاہ کے ساتھ تعاون اور ترویج شریعت اور تقویت ملت کے متعلق اس کی راہ نمائی کریں۔ خواہ یہ امداد و تقویت زبانی ہو یا عملی۔ اولین امداد یہی ہے کہ مسائل شرعیہ اور کتاب و سنت اور اجماع اُمت کے